تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ   لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم   ۳ تا ۹ فروری ۲۰۰۰ء   مدیر : حافظ عاکف سعید

اہل کفر کی اطاعت خسارے کا سودا ہے

﴿ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ○ ﴾

"اے ایمان لانے والو! اگر تم ان لوگوں کا کہا مانو گے' جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی تو وہ تم کو اُلٹا پھیر لے جائیں گے اور تم ناکام و نامراد ہو جاؤ گے"

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اہل کفر کی اطاعت نہ کریں کیونکہ اہل کفر کی اطاعت میں کھلا ہوا خسارہ ہے' فائدہ کا کوئی پہلو نہیں! در حقیقت بندۂ مومن کے لئے دو ہی راستے ہیں۔ یا تو وہ مومن کفار سے جہاد کرتا اور اہل باطل سے جنگ کرتا ہوا اپنے راستے (یعنی صراط مستقیم) پر رواں دواں رہے' یا اُلٹے پاؤں کفر کی طرف لوٹ جائے۔ یہ ناممکن ہے کہ وہ بین بین رہے اور اپنے موقف اور اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے کسی منفی روش پر قائم رہے۔ شکست سے دوچار ہونے کے بعد زخموں سے چور چور ہونے کے نتیجہ میں بسا اوقات یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مومن اپنے طاقتور دشمن کے ساتھ جنگ سے دستبردار ہو کر اور اس کے ساتھ مصالحت اور اس کی اطاعت کر کے بھی اپنے دین' اپنے عقیدے' اپنے ایمان اور اپنے وجود کی حفاظت کر سکتا ہے۔ حالانکہ یہ بہت بڑا وہم ہے۔ جو شخص اس میدان میں آگے نہیں بڑھتا' ناگزیر ہے کہ وہ پیچھے ہٹے' ذلیل و خوار اور پسپا ہو۔ جس شخص کا عقیدہ اور اس کا ایمان اسے کفار کی اطاعت سے باز نہیں رکھتا' وہ فی الحقیقت پہلے ہی لمحے اپنے عقیدے سے نیچے اتر آتا ہے۔ یہ ذہنی و روحانی شکست خوردگی ہے کہ ایک عقیدے کا حامل اپنے عقیدے کے دشمنوں کی طرف جھکے' ان کے ڈالے ہوئے وسوسوں پر کان لگائے اور ان کی ہدایات پر عمل پیرا ہو۔ ایسے شخص کو آخر میں شکست اور کفر کی طرف الٹے پاؤں واپس آنے سے کوئی شخص بچا نہیں سکتا۔ مومن اپنے ان دشمنوں کے مشوروں سے قطعاً بے نیاز ہوتا ہے جو اس کے عقیدے' دین اور قیادت کے خلاف عداوت کے جذبات رکھتے ہوں۔

(سید قطب شہید کی تفسیر "فی ظلال القرآن" سے ایک اقتباس)

اس شمارے میں

☆ بیان پریس کانفرنس 2
☆ خطابِ جمعہ 3
☆ عالم اسلام کو درپیش چیلنج 5
☆ امریکی فوج کی تدوین نو 6
☆ قرضوں کی جنگ (۷) 7
☆ مبارک فیصلہ مگر... 8
☆ انفاق فی سبیل اللہ 9
☆ کاروانِ خلافت 10
☆ متفرقات ✱

معاونین برائے مدیر :
☆ فرقان دانش خان
☆ مرزا ایوب بیگ
☆ نعیم اختر عدنان
☆ سردار اعوان

نگران طباعت :
☆ شیخ رحیم الدین

پبلشر : محمد سعید اسعد
طابع : رشید احمد چوہدری
مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت : 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون : 3-5869501 فیکس : 5834000
سالانہ زر تعاون ۔/175 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیان پریس کانفرنس

سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا ڈیتھ وارنٹ پر دستخط کے مترادف ہے

مورخہ 26/ جنوری لاہور پریس کلب میں متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کی پہلی پریس کانفرنس سے محاذ کے صدر ڈاکٹر اسرار احمد کا خطاب

محترم صحافی حضرات و دیگر معززین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!!

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کی جانب سے اس پہلی پریس کانفرنس میں مَیں محاذ کے صدر کی حیثیت سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے کچھ قیمتی لمحات ہمارے لئے نکالے ہیں اور یہاں تشریف لائے ہیں۔ متحدہ اسلامی انقلابی محاذ میں میری اپنی جماعت تنظیم اسلامی اور جناب محمد اکرم اعوان صاحب کی جماعت تنظیم الاخوان کے علاوہ تحریک اسلامی جس کے امیر مولانا مختار گل صاحب ہیں اور مرکزی جمعیت اہل حدیث جس کے امیر مولانا محمد یحیٰ عزیز میر محمدی صاحب ہیں 'شامل ہیں۔ میں اس کا صدر اور جناب محمد اکرم اعوان صاحب اس کے نائب صدر ہیں۔ تاہم اس پریس کانفرنس میں ان کی علالت طبع کے باعث ان کی نمائندگی کرنل (ر) عبدالقیوم صدر تنظیم الاخوان کر رہے ہیں اور جمعیت اہل حدیث کی نمائندگی ریاض احمد فیضی صاحب کر رہے ہیں۔ اس پریس کانفرنس کا مقصد محض یہ ہے کہ آپ کی وساطت سے موجودہ حکومت کے اربابِ اقتدار و اختیار کو پاکستانی عوام کی جانب سے بالعموم اور اتحاد میں شامل جماعتوں کی جانب سے بالخصوص' اس انتہائی تشویش اور اضطراب سے آگاہ کیا جائے جو سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں اور عقیدہ ختم نبوت کے متعلق موجودہ حکمرانوں کے مشکوک اور قابل اعتراض رویہ کے سلسلہ میں اہل وطن کے دلوں میں طوفان مچائے ہوئے ہے۔

❶ سب سے پہلے میں آپ کی توجہ قرآن حکیم کی سورۃ انفال کی آیت نمبر ۶۰ میں وارد حکم خداوندی کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے :

"اور اپنے مقدور بھر قوت اور سدھائے ہوئے گھوڑے تیار رکھو تاکہ ان کے ذریعے تم اللہ کے اور خود اپنے دشمنوں پر رعب اور دبدبہ قائم رکھ سکو!"

اس آیت کی رو سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد اور دفاع کیلئے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لانے کا واضح طور پر حکم دیا ہے۔ گویا یہ ہماری پسند یا ناپسند کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ پاکستان کے ازلی اور پیدائشی دشمن بھارت نے آج تک پاکستان کے وجود کو ذہنا اور قلبا تسلیم نہیں کیا ہے۔ اور پوری ہندو قوم کی دلی آرزو یہ ہے کہ پاکستان کو ختم کر کے اکھنڈ بھارت قائم کیا جائے۔ چنانچہ یہ اسی کا شاخسانہ ہے کہ بھارت نے مسئلہ کشمیر کو یو این او کی قراردادوں کے مطابق حل کرنے کی بجائے اسے دانستہ طور پر 53 سال سے الجھا رکھا ہے اور اس نازک اور سنگین مسئلہ پر پاکستان' بھارت سے مسلسل حالت جنگ میں رہنے پر مجبور ہے۔ اب جبکہ اللہ وحدہٗ لاشریک نے خالص معجزاتی طور پر اپنی خاص رحمت و نصرت سے پاکستان کو ایک ایٹمی طاقت بنا دیا ہے' جس سے پاکستان کے دشمنوں کی راتوں کی نیندیں اور دن کا سکون و چین اڑ گیا ہے' سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر کے ایٹمی پروگرام کے ضمن میں کسی بھی درجہ کی پسپائی کی راہ اختیار کرنا دراصل نہ صرف ربِ ذوالجلال کے احسان و انعام کا کفران ہوگا بلکہ ملکی اور قومی لحاظ سے اپنے ہاتھوں آپ خودکشی کرنے کے مترادف ہوگا۔ سی ٹی بی ٹی یہود و نصاریٰ کی مشترکہ سازش ہے۔ یہ سازش دراصل اسلام اور پوری دنیائے اسلام کے خلاف ہے اور سی ٹی بی ٹی پر دستخط کا اصل ہدف یہ ہے کہ عالم کفر کے خلاف عالم اسلام کی قوت مدافعت کو مفلوج کر دیا جائے۔ لہٰذا اس پر دستخط کرنے کے معنی بھارت کے مقابلے میں پاکستان کے ڈیتھ وارنٹ پر دستخط کے مترادف ہونے کے علاوہ وسیع تر سطح پر اسلام اور عالم اسلام کے مفادات سے غداری بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر پاکستان کی جملہ دینی و مذہبی جماعتوں کے علاوہ نظریۂ پاکستان سے قلبی و ذہنی تعلق کے حامل تمام حلقوں اور شخصیتوں کا متفقہ موقف یہ ہے کہ اس پر ہرگز ہرگز دستخط نہ کئے جائیں —— بنابریں اس امر کا حقیقی اندیشہ موجود ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں سے نہ صرف دینی جماعتوں اور مسلح افواج کے درمیان تصادم پیدا ہو جائے بلکہ مسلح افواج کے سیکولر اور خالص اسلامی ذہن رکھنے والے طبقات بھی باہم ٹکرا جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو یہ صورتحال کتنی خوفناک ہوگی' اس کا اندازہ لگانا کوئی مشکل بات نہیں! اسلئے ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر کسی بھی صورت اور کسی بھی حال میں ہرگز دستخط نہ کئے جائیں۔ اگر ایسا کیا گیا تو یہ بزدلانہ' مذموم اور قابل نفرت اقدام کرنے والے کسی حکمران کو اللہ جبار و قہار کے قہر و غضب سے کہیں بھی پناہ نہیں ملے گی۔

❷ متحدہ اسلامی انقلابی محاذ اس امر پر تو اطمینان کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی عدالت عظمیٰ نے نجی سطح کے سود یعنی USURY کے علاوہ تجارتی سود یعنی (COMMERCIAL INTEREST) کو بھی "ربو" اور لہٰذا حرام مطلق قرار دینے کے فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کی جو توثیق کی ہے اس کے عملی نفاذ کے لئے ایک بااختیار کمیشن مقرر کر دیا ہے —— تاہم اس کے ساتھ ہی محاذ ایک مؤقر انگریزی روزنامہ (DAWN) میں شائع شدہ اس خبر کو بھی کلیتاً نظرانداز نہیں کر سکتا جو ایک گمنام حکومتی ذریعے کے حوالے سے شائع کی گئی ہے —— جس کا حاصل یہ ہے کہ حکومت ملک کی بلند ترین عدالت (APEX COURT) کے اس فیصلہ پر نظرثانی کی اپیل کا ارادہ رکھتی ہے —— بنابریں متحدہ اسلامی انقلابی محاذ حکومت کو متنبہ کرنا چاہتا ہے کہ سود کی حرمت پر فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلہ پر لگ بھگ دس سال گزر جانے کے بعد اب اگر اس معاملے میں کسی بھی طرح کی تاخیر و تعویق (DELAYING TACTICS) سے کام لیا گیا تو دینی و مذہبی حلقوں کا ردعمل تو شدید ہوگا ہی —— حکومت کے خلاف کسی عوامی تحریک کا آغاز بھی ہو سکتا ہے۔

❸ پاکستان پر مسلط سب سے بڑی لعنت اور اس کی اقتصادی مشکلات کے اصل سبب یعنی بیرونی قرضوں کے ضمن میں بھی عدالت عظمیٰ کے اس فیصلہ کے بعد ہمیں واضح اعلان کر دینا چاہئے کہ ہم ان قرضوں پر سود تو ہرگز ادا نہیں کریں گے۔ البتہ قرضوں کا اصل زر ادا کرنے کے ضمن میں "DEBT EQUITY SWAP" کی قسم کی کسی صورت پر غور کرنے کے لئے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

نیوکلیائی ٹیسٹوں کے بغیر Clean Bomb نہیں بنایا جاسکتا

ہمیں اپنے نیوکلیائی پروگرام کی حفاظت ہی نہیں کرنی بلکہ اسے مزید ترقی بھی دینا ہے

بھارت کے مقابلے میں ہماری خداداد ایٹمی صلاحیت واحد ڈیٹرنٹ کی حیثیت رکھتی ہے

سی ٹی بی ٹی پر دستخط کا اصل ہدف یہ ہے کہ عالم کفر کے خلاف عالم اسلام کی قوت مدافعت کو مفلوج کردیا جائے

پی سی او کے تحت ججوں کی حلف برداری سے مارشل لاء کے چہرے سے آدھا نقاب اٹھ گیا ہے

ایم کیو ایم نے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے مسلح جدوجہد کا عندیہ دیا ہے

مسجد دارالسلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۲۸/ جنوری ۲۰۰۰ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : فرقان دانش خان)

پاکستان کی سالمیت اور سی ٹی بی ٹی

قرآن حکیم کی سورۃ انفال کی آیت نمبر ۶۰ ہمارے لئے ایک نہایت اہم عملی رہنمائی پر مشتمل ہے۔ فرمایا :

"اور اپنے مقدور بھر قوت اور سدھائے ہوئے گھوڑے تیار رکھو تاکہ ان کے ذریعے تم اللہ کے اور خود اپنے دشمنوں پر رعب اور دبدبہ قائم رکھ سکو!"

اس آیت کی رو سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد اور دفاع کے لئے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لانے کا واضح طور پر حکم دیا ہے۔ گویا ایٹمی صلاحیت کی حفاظت ہماری پسند یا ناپسند کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی جانب سے عائد کردہ ذمہ داری ہے۔ یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ پاکستان کے ازلی اور پیدائشی دشمن بھارت نے آج تک پاکستان کے وجود کو ذہناً اور قلباً تسلیم نہیں کیا۔ پوری ہندو قوم کی دلی آرزو یہ ہے کہ پاکستان کو ختم کر کے اکھنڈ بھارت قائم کیا جائے۔ چنانچہ یہ اسی کا شاخسانہ ہے کہ بھارت نے مسئلہ کشمیر کو یو این او کی قراردادوں کے مطابق حل کرنے کی بجائے اسے دانستہ طور پر ۵۳ سال سے الجھا رکھا ہے اور اس نازک اور سنگین مسئلہ پر پاکستان' بھارت سے مسلسل حالت جنگ میں رہنے پر مجبور ہے۔ اب جبکہ اللہ وحدہ لاشریک نے خالص معجزاتی طور پر اپنی خاص رحمت و نصرت سے پاکستان کو ایک ایٹمی طاقت بنا دیا ہے جس نے پاکستان کے دشمنوں کی راتوں کی نیندیں اور دن کا سکون و چین اڑا دیا ہے' ان حالات میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر کے ایٹمی پروگرام کے ضمن میں کسی بھی درجہ کی پسپائی کی راہ اختیار کرنا نہ صرف رب ذوالجلال کے احسان و انعام کا کفران ہوگا بلکہ ملکی اور قومی لحاظ سے اپنے ہاتھوں آپ خودکشی کرنے کے مترادف ہوگا۔ علاوہ ازیں ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ سی ٹی بی ٹی' یہود و نصاریٰ کی مشترکہ سازش ہے۔ یہ سازش دراصل

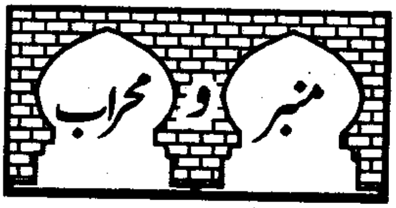

اسلام اور پوری دنیائے اسلام کے خلاف ہے اور سی ٹی بی ٹی پر دستخط کا اصل ہدف یہ ہے کہ عالم کفر کے خلاف عالم اسلام کی قوت مدافعت کو مفلوج کردیا جائے۔

یہ تو وہ خطرات تھے جو سرحد پار سے پاکستان پر منڈلا رہے ہیں۔ لیکن پاکستان کی سالمیت کو اندر سے بھی خطرہ ہے۔ جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے طبل جنگ بجا دیا ہے اور کہا ہے کہ اب ہم اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے مسلح جنگ کریں گے اور پڑوسی ملک سے بھی مدد لیں گے۔ گویا کراچی کو جناح پور یا لیاقت پور کے نام سے الگ ریاست بنانے کے سلسلے میں ایم کیو ایم کے قائد نے اب کسی بات کو چھپا کر نہیں رکھا۔ ہمیں ان اندرونی و بیرونی خطرات کے ہوتے ہوئے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہئے۔

سی ٹی بی ٹی اور امریکہ

سی ٹی بی ٹی کے حامی طبقات اگرچہ پورے شدومد سے دعویٰ کرتے ہیں کہ اس پر دستخط سے ہماری ایٹمی صلاحیت کو ہرگز کسی قسم کا نقصان یا ہمارے ایٹمی پروگرام میں کوئی رخنہ نہیں پڑے گا لیکن خود امریکہ صاف کہہ رہا ہے کہ اس کا مقصد جوہری توانائی کا خاتمہ ہے۔ چنانچہ امریکی صدر کلنٹن نے خود کہا ہے کہ "ہمیں اپنے تحفظ کے لئے سی ٹی بی ٹی کی ضرورت ہے" اور وہ اس کے ذریعے نیوکلیئر ہتھیاروں کے پھیلاؤ کا راستہ اس لئے روک رہے ہیں تاکہ یہ صلاحیت گلف یا مڈل ایسٹ کے علاقے میں نہ پہنچ جائے۔

اسی طرح امریکی صدر کے مشیر جان ہالم نے بھی کہا تھا کہ ہمیں CTBT کی اپنے دفاع کے لئے ضرورت ہے تاکہ یہ صلاحیت دوسری قوموں تک نہ پہنچ جائے اور وہ ہمارے لئے خطرہ نہ بن جائیں۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی جوہری توانائی کے خاتمے کے سلسلے میں پہلے قدم کی حیثیت رکھتا ہے۔

امریکہ جو پاکستان کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے لئے مجبور کر رہا ہے خود اسے اپنے ڈیفنس کی اتنی فکر ہے کہ امریکی سینٹ نے سی ٹی بی ٹی کی توثیق نہیں کی۔ امریکی سینٹ میں جن لوگوں نے سی ٹی بی ٹی کی مخالفت کی ان کی دلیل یہ تھی کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس صلاحیت میں کمی ہو سکتی ہے اس لئے ہمیں مزید تجربہ کرنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے حامی امریکی سینیٹروں کا کہنا

تھا کہ ہم دوسرے ذرائع سے اپنے جوہری ہتھیاروں کو اپ ڈیٹ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود امریکی سینٹ نے سی ٹی بی ٹی کی مخالفت میں ووٹ دیا اور کہا کہ نیوکلیائی ٹیسٹوں کے بغیر ان ہتھیاروں پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

یہ تو اس ملک کا معاملہ ہے جو اب تک ہزاروں تجربات کر چکا ہے اور ماہرین کا کہنا ہے کہ اب وہ مزید تجربات کئے بغیر بھی اپنی ایٹمی صلاحیت کو پروان چڑھا سکتا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نیوکلیائی ٹیسٹ کے بغیر Clean Bomb نہیں بنایا جاسکتا۔ جبکہ بھارت کے مقابلے میں ہماری یہ خداداد صلاحیت واحد ڈیٹرنٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے دفاع کے لئے اس صلاحیت کی حفاظت ہی نہیں کرنی اس کو Develop بھی کرنا ہے۔ اس معاملے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہماری ایٹمی صلاحیت عالم اسلام کے خلاف یہودی سازشوں کا جواب ہے۔ لہٰذا یہودی اور نصرانی ہمیں سی ٹی بی ٹی کے ذریعے اس صلاحیت سے محروم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

حالات حاضرہ

موجودہ حالات میں پاکستان کے لئے ضروری ہے کہ وہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط سے انکار کردے اور پاکستان کی حقیقی منزل یعنی نفاذ اسلام کی طرف پیش رفت تیز تر کردے۔ اگر موجودہ حکومت نے درست حکمت عملی اور اسلام کی جانب مثبت پیش رفت نہ کی تو اس امر کا حقیقی خدشہ موجود ہے کہ ملک میں خانہ جنگی کی صورت پیدا ہو جائے۔ چنانچہ ملک کی بقاء' استحکام' دفاع اور سالمیت کا درست راستہ یہ ہے کہ فوج نے جس طرح نہروں اور نالوں کی بھل صفائی کی ہے اس طرح ملک سے کرپشن کا گند صاف کرنے کے لئے احتساب کا عمل تیز کردے اور دوسری طرف سودی نظام سے چھٹکارا حاصل کر کے شرعی قوانین کا جلد از جلد نفاذ کیا جائے۔ جہاں تک عبوری آئینی حکم (پی سی او) کے تحت ججوں کے حلف اٹھانے کا معاملہ ہے تو یہ فوجی حکومت کی ناگزیر ضرورت تھی۔ فرق صرف یہ پڑا ہے کہ مارشل لاء نے پہلے نقاب اوڑھ رکھا تھا اب اس طرز عمل کے بعد اس کے چہرے سے آدھا نقاب اٹھ گیا ہے۔ لیکن یہ ایسی کوئی انہونی بات بھی نہیں کیونکہ ہماری باون سالہ تاریخ کا زیادہ عرصہ مختلف مارشل لاؤں کے سایہ میں ہی گزرا ہے۔ جس کا بڑا سبب خود ہمارے سیاستدانوں کی نااہلی اور نامناسب روش ہے۔ البتہ حکومت کے اس اقدام پر امریکہ کا ردعمل معنی خیز ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ حکومت کے اس عمل نے بحالی جمہوریت کی کوششوں کو دھچکا لگا ہے اور اس نے پاکستان سے دھمکی آمیز مطالبہ بھی کیا ہے کہ وہ جہادی تحریکوں پر پابندی عائد کرے ورنہ اسے دہشت گرد ملک قرار دے دیا جائے گا۔ گویا یہ بھارت کو خوش کرنے اور اس کی پاکستان دشمن پالیسی کو تقویت دینے کی ایک کوشش ہے جس سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ امریکہ ہمارے ساتھ نہ ماضی میں مخلص رہا ہے نہ اب ہے۔ چنانچہ امریکہ کے اس تحکمانہ انداز کے بعد اب ہمیں بھی امریکہ سے اپنا راستہ جدا کر دینے کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے۔ OO

خبر نامہ اسلامی امارت افغانستان

ضربِ مؤمن' ۲۸ جنوری تا ۳ فروری ۲۰۰۰ء

چیچنیا کو تسلیم کرکے امیر المومنین نے افغان عوام کا سر فخر سے بلند کردیا

افغانستان کے صوبہ قندھار میں کئے گئے ایک سروے میں عوام نے امیرالمومنین کی جانب سے چیچنیا کو ایک خود مختار اور آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کرنے پر انتہائی خوشگوار ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ اپنے جذبات و احساسات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ روس کو افغان مجاہدین کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد اب ان شاءاللہ چیچن مجاہدین کے ہاتھوں بھی شکست کھانی پڑے گی۔ امیرالمومنین کی طرف سے چیچنیا کو تسلیم کرنے کے فیصلے نے افغان عوام کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔

لوگوں کی شکایات سننے کے لئے امیر المومنین کے فرمان پر ہرات میں خصوصی کمیشن کا قیام

امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد کے حکم کے مطابق ہرات شہر کی تاریخی جامع مسجد میں لوگوں کی شکایات سننے کے لئے ہرات کے گورنر ملا خیراللہ خیرخواہ کی سرپرستی میں ایک کمیشن تشکیل دیا گیا ہے۔ صوبہ ہرات کی شوریٰ کے رکن مولوی خداداد سے اس کمیشن کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ امارت اسلامی نے لوگوں کی شکایت سننے کے لئے اس کمیشن کے قیام کی تجویز دی ہے' کیونکہ حضور ﷺ بھی مسجد ہی میں لوگوں کی شکایات سنا کرتے تھے۔ مسجد میں اس طرح کے مسائل کے حل میں بڑی آسانی ہوتی ہے کیونکہ مسجد میں امیر و غریب بلا امتیاز حاضری دے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ ہرات کے باشندوں کے لئے بھی باعث رحمت و افتخار ہے کہ ان کے شہر کی تاریخی مسجد میں حضور ﷺ کی سنت مبارکہ زندہ ہو گئی۔

طالبان کو تسلیم کرنے کا وقت آگیا ہے: اقوام متحدہ

افغانستان کیلئے اقوام متحدہ کے رابطہ افسر نے کہا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک افغانستان پر طالبان کی حکمرانی تسلیم کرلیں اور اس جنگ زدہ ملک کی بحالی کیلئے کوششیں تیز کردیں۔ یہ بات انہوں نے نیویارک ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ طالبان نے افغانستان کے نوے فیصد حصے میں امن و امان قائم کردیا ہے لیکن ان علاقوں کی تعمیر پر بہت زیادہ اخراجات ہیں جو طالبان کی برداشت سے باہر ہیں۔ طالبان کے متعلق مغربی ممالک میں جو تاثر پایا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اقوام متحدہ اور دوسری مغربی امدادی ایجنسیاں جو وہاں عوام کو امداد فراہم کر رہی ہیں وہ طالبان کی تحریک کو بنیاد پرست تحریک کہتی ہیں حالانکہ افغان عوام نے طالبان کو نجات دہندہ سمجھ کر خوش آمدید کہا ہے کیونکہ افغان عوام ۱۹۸۰ء کے بعد سے مسلسل جنگی صورتحال سے نالاں تھے اور طالبان نے انہیں امن اور استحکام دیا لیکن عوام کو امن اور سلامتی کے علاوہ بھی بہت سی چیزوں کی ضرورت ہے جسے پورا کرنا عالمی برادری کی ذمہ داری بنتی ہے۔

آزاد قومیں کبھی بھی غلام اور تابع نہیں بن سکتیں: افغان وزیر خارجہ

آزاد اور خود مختار قوموں کی آزادی سلب کرنا اور انہیں اپنا غلام بنانے کی خواہش رکھنا روس کی غلط فہمی ہے۔ ان خیالات کا اظہار افغان وزیر خارجہ مولوی وکیل احمد متوکل نے چیچن وفد کے ہمراہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ روس چیچنیا کے مسلمانوں پر جارحیت کا مرتکب ہو کر سابقہ دور کی غلطی کا اعادہ کر رہا ہے۔ دہشت گردی ایک قبیح جرم ہے اور اس وقت پوری دنیا دہشت گردوں سے نفرت کا اظہار کر رہی ہے لیکن روس کی چیچنیا پر جارحیت کی مذمت نہیں کی جا رہی۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ دنیا کو جہاد اور دہشت گردی میں تمیز کرنی چاہئے۔ روس کے خلاف چیچن عوام کا اٹھ کھڑا ہونا دہشت گردی نہیں۔

نئی صدی میں

عالم اسلام کو درپیش چیلنج

تحریر : ابولبابہ

وقت کے تقاضے اور زمانے کی طلب کو سمجھ کر اسباب مہیا کرنے اور اپنے وسائل اور صلاحیتوں کو مقصد کے حصول کے لئے بھرپور طریقے سے استعمال کئے بغیر اس مشینی دور میں کامیابی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ نئی صدی ہم سے دور بینی' دور اندیشی' بلند ہمتی اور حسن کارکردگی کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس وقت جبکہ عالم کفر مادی ترقی کے اعتبار سے اوج کمال کو پہنچا ہوا ہے' مسلمانوں کو اپنی عزت و حرمت کی حفاظت اور بقاء و ترقی کے لئے نہایت فہم و فراست کے ساتھ عمل پیہم اور جہد مسلسل کی ضرورت ہے۔ امت مسلمہ میں ایسے دماغوں' باصلاحیت افراد اور قابل نوجوانوں کی کمی نہیں جو اپنے عزم و کردار سے' قربانیوں اور مجاہدے سے اسلام کو غالب اور کفر کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مقصد حیات واضح اور عمل کی سمت متعین نہ ہونے کی وجہ سے صلاحیتیں وہاں نہیں لگ رہیں جہاں انہیں استعمال ہونا چاہئے تھا۔ ذہن کی قوت' بازوؤں کی طاقت اس مصرف میں خرچ نہیں ہو رہی جہاں اس کا حق ہے۔

مادیت کے پرستار نئی صدی کی آمد کا جشن منا کر خاموشی سے نہیں بیٹھ گئے بلکہ وہ اسلام سے بھرپور معرکے کی تیاری اور مسلمانوں کو مٹا دینے یا جھکا دینے کی مکمل منصوبہ بندی کے بعد مناسب قوت اور سازگار حالات کا انتظار کر رہے ہیں۔ صاف لگ رہا ہے کہ رواں صدی میں کفر و اسلام کا بھرپور ٹکراؤ ہوگا۔ اس لئے مسلمانوں کو رجوع الی اللہ پر عمل پیرا ہوکے جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ ہر اس شخص کا جسے اللہ پر ایمان اور قیامت کے دن کی جوابدہی پر یقین ہے' فرض ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کے بقدر نئی صدی کے درج ذیل چیلنج سے نبرد آزما ہونے میں حصہ ڈالے۔

① احیائے خلافت

سب سے پہلی ذمہ داری جس کو پورا کئے بغیر مسلمان بے آسرا یتیم کی طرح ہیں' نظام خلافت کا قیام و استحکام ہے۔ خلافت کے ادارے سے محروم ہونے کے بعد ہماری شان کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ہے۔ جس پر جھپٹنا ہر کوئی اپنا حق سمجھتا ہے۔ یہ ادارہ مسلمانوں کی مرکزیت کا نشان اور ان کی یکجہتی' یگانگت کی علامت اور مہربان سرپرست کی طرح تھا۔ کفر خصوصاً یہود کی پیہم سازشوں سے اس نگہبان اور مربی کے خاتمے کے بعد دنیا بھر میں بکھرے ہوئے مسلمان ان بے سہارا یتیموں کی طرح ہیں جنہیں قدرت کی آزمائش نے کسی بخیل کے دسترخوان پر لا جمع کیا ہو' یا کسی تند خو نگراں کی سرپرستی میں دے دیا ہو۔ دنیا میں اس وقت ہر مذہب و نظریئے سے وابستہ شخص کے حق میں کوئی نہ کوئی آواز اٹھانے والا ہے لیکن ایک مسلمان ہیں جن کے سر پر ہاتھ رکھنے والا' جن پر ظلم ہوتے دیکھ کر کوئی غیرت کھانے والا نہیں' اس لئے کہ ان کے سر سے خلافت کا سائبان اور امیر المومنین کا مہربان سایہ گزشتہ صدی کی تیسری دہائی (۱۹۲۴ء) میں چھین لیا گیا تھا۔ اے قابل فخر اسلاف کے فرزندو! اس نظام کو دوبارہ زندہ کرنے' اپنے حقوق کے محافظ کو پھر سے وجود بخشنے کی فکر کرو۔ عزت و عظمت رفتہ رفتہ دوبارہ پاجاؤ گے۔

② نظام قضاء کا اجراء

خلافت کے ادارے سے محروم ہونے کے جہاں اور بہت سے نقصان ہوئے' وہاں سب سے بڑی آفت یہ ہوئی کہ اللہ کے اتارے ہوئے قانون کی جگہ ابلیس کے سکھائے ہوئے طریقوں کی حکمرانی ہوگئی۔ صورتحال یہ ہے کہ فیصلہ چاہنے والا بھی مسلمان اور فیصلہ کرنے والا بھی' حاکم و محکوم' مدعی و مدعیٰ علیہ سب کلمہ گو ہیں' لیکن ان کے درمیان فیصلہ عیسائیوں اور یہودیوں کے مسخ شدہ قوانین کے تحت ہو رہا ہے۔ خلافت اسلامیہ کا اولین فرض ہوتا تھا کہ اپنی مملکت کی حدود میں امر بالمعروف' نہی عن المنکر اور احکام الٰہیہ کے نفاذ کی نگرانی کرے جب خلافت ساقط ہو گئی تو اب کفر کی فطری و ذہنی یلغار کے سامنے کوئی بند باندھنے والا نہیں۔ سب چاہتے ہیں کہ شریعت مطہرہ کی حکمرانی ہو لیکن کسی کو خبر نہیں کہ ان پر غیروں کے قوانین کس طرح مسلط کر دیئے گئے ہیں۔

③ بلادِ حرمین سے غیر مسلم افواج کا اخراج

گزشتہ دہائی میں مسلمانوں کے تین بڑے دشمن امریکہ' برطانیہ اور فرانس ایک زبردست حیلے اور انتہائی مکارانہ سازش کے تحت ہمارے مقدس مقامات میں بھاری سامان حرب کے ساتھ داخل ہو گئے ہیں۔ یہ ایک ایسا المیہ اور اتنا افسوسناک واقعہ ہے کہ حضور ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد اتنا بڑا کوئی اور سانحہ رونما نہیں ہوا۔ رونا صرف اس بات کا نہیں کہ دشمن نے گھر میں گھس کر مورچہ بنالیا ہے' دہائی اس بات پر ہے کہ اہل ملت اس نقب زنی سے بے خبر ہیں۔ جاننے والے حلق کا سارا زور خرچ کر کے پکار رہے ہیں کہ ابرہہ کا لشکر قریب آ پہنچا ہے لیکن فرزندانِ توحید ان کے واویلے پر کان دھرنے کے لئے تیار نہیں۔

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اگر کسی مسجد کے نمازیوں کو بھنک پڑ جائے کہ ان کے قبلہ کی سمت کچھ منحرف ہے تو اگرچہ اس کا انحراف اتنا نہ ہو کہ نماز کی صحت پر اثر ڈالے لیکن اکثر نماز کے خراب ہونے کے وسوسے میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یہاں حال یہ ہے کہ کعبۃ اللہ' مسجد نبوی' شعائر اسلام' پوری ارض حرم پر ایک منصوبے کے تحت یہود و نصاریٰ کی عالمی قوتیں اپنا تسلط حاصل کرنے کے آخری مراحل کو آ پہنچی ہیں اور سوا ارب مسلمان ان کو اپنا محافظ' خیر خواہ اور ہمدرد سمجھے بیٹھے ہیں۔ ان کو دار الکفر میں واپس بھیجنا یہ نئی صدی کا وہ چیلنج ہے جو عنقریب اپنی تمام تر شدت و حدت کے ساتھ عالم اسلام کے سامنے آ کھڑا ہو گا۔ اے کعبہ کا پاسبانو! کیا تم نے اس کے لئے کوئی تیاری کی ہے؟ ایسے معرکے کے لئے کوئی سامان کیا ہے جس کی گرمی میں گھسے بغیر اب کوئی چارہ نہیں رہا۔

④ بیت المقدس اور بابری مسجد کی واگزاری

اندلس کی مسجد قرطبہ کا غم ابھی ختم نہ ہوا تھا کہ بیت المقدس کے ہاتھ سے جاتے رہنے کا صدمہ امت مسلمہ کو برداشت کرنا پڑا۔ اور بیت المقدس کا صدمہ ابھی ہلکا نہ ہوا تھا کہ بابری مسجد ڈھا دیئے جانے کی قیامت دیکھنا پڑی۔ اندلس کے عیسائیوں' اسرائیل کے یہودیوں اور بھارت کے ہندوؤں نے اسلام سے دشمنی کرنے اور مسلمانوں کو نیچا دکھانے میں کسر نہیں چھوڑی۔ اب مسلمانوں کی باری ہے کہ وہ ان کے چیلنج کا جواب کس انداز میں دیتے ہو۔ اے قرطبہ کے مینارو! ہم تمہیں گواہ بنا کے رب ذوالجلال سے عہد کرتے ہیں کہ تمہیں ایک بار پھر تکبیر کی زلزلہ بار صداؤں سے آباد کریں گے۔ اے مسجد اقصیٰ کے گنبد' تیری عظمت اور تقدس کی پاسبانی ہم اپنا خون دل دے کے کریں گے۔ اے بابری مسجد! تیری ہر اینٹ جب تک اپنی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

امریکی فوج کی تدوین نو۔ ہمارے لئے ایک اہم سبق!

تحریر : شیخ جابر

امریکہ کے سپرپاور ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے' بلکہ اسے ایک لحاظ سے "واحد سپرپاور" یا "سول سپریم پاور" بھی کہا جا سکتا ہے۔ اسی مناسبت سے امریکہ کی فوج دنیا کی طاقت ور ترین فوج سمجھی جاتی ہے۔ اسی اعتبار سے اس تحریر کا موضوع وہ بحث ہے جو امریکی فوج میں بڑی شدت سے جاری ہے اور اخیر میں وہ سبق جو اس بحث سے ہمیں سیکھنا چاہئے۔

تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہو رہا ہے کہ امریکی فوج کا اعلیٰ عہدہ "چیف آف اسٹاف" گوروں کے بجائے ایک جاپانی امریکن جنرل ایرک شنسکی کو ملا ہے۔ جنرل شنسکی کے انتخاب میں ان کی دیگر صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ ان کا وہ تجربہ بھی اہم ہے جو انہیں ویت نام کی جنگ سے حاصل ہوا۔ ویت نام کی جنگ میں وہ نہ صرف یہ کہ خود شریک تھے بلکہ وہاں شدید زخمی بھی ہوئے تھے۔ ان کا خیال ہے کہ امریکی فوج میں بڑی تبدیلیوں بلکہ کایا پلٹ کی ضرورت ہے اور فوج کا حجم کم کر کے اسے مستعد و تیز رفتار کرنا ہو گا۔ تاکہ یہ فوج بھی وقت فوری ہدایت کے تحت دنیا کے کسی بھی حصے میں پہنچ کر کارروائی کر سکتی ہو۔ ان کی خواہش ہے کہ پانچ ڈویژن فوج ایک ماہ میں فرنٹ لائن ہو سکے۔ وہ کھلے عام فوج کے بہت سے ہتھیاروں کو بدلنے کا عندیہ دے رہے ہیں۔ ان ہتھیاروں کو فوج میں تقدس کا درجہ حاصل ہو چکا ہے۔ مثلاً وہ ٹینکوں کے بارے میں رائے رکھتے ہیں کہ انہیں ہلکے پہیوں والی عسکری گاڑیوں سے بدل دیا جائے۔ یہ نئی گاڑیاں گولہ باری کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ بڑی تیزی سے حرکت کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

جنرل شنسکی کے خیالات کے برعکس فوج کا ایک بڑا حصہ بڑی اور بھاری توپوں کے حق میں ہے۔ یہ روایت پسند طبقہ ہے جو ہر فوج میں بڑی تعداد میں ہوتا ہے۔ یوں امریکی فوج دو حصوں میں منقسم ہو گئی ہے۔

تمام سپاہیوں کو سکھایا جاتا ہے کہ "امریکی فوج کا مشن قوم کی جنگیں لڑنا اور جیتنا ہے۔" کئی کمانڈر زور دیتے ہیں کہ فوج سے "سرحدوں کی حفاظت" یا "جنگ" کے علاوہ دوسرے کام نہیں لینے چاہئیں۔ ان کے خیال میں قیام امن اور مہاجرین کی دیکھ بھال ایسے امور ہیں جو دستوں کی عسکری صلاحیتوں کو متاثر کرتے ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے۔

دوسری طرف عملیت پسند ہیں جیسا کہ سابقہ چیف آف اسٹاف جنرل ڈینس ایمر کا کہنا ہے کہ "فوج کا وسیع تر ہدف قوم کی خدمت ہے" اس خدمت کا تقاضا ہے کہ قدرے مختلف نوعیت کے امور مثلاً تیسری دنیا میں قیام امن کی حکمت عملی روبہ عمل لائی جائے خاص کر بوسنیا' کوسوو' مشرقی تیمور اور صومالیہ وغیرہ میں۔

ایمر کے نمبر ۲ کی حیثیت سے شنسکی کو مقدم الذکر دو فریقین کے مابین عمدہ ثالث گردانا جاتا تھا۔ لیکن اب جب کہ وہ خود اس مقام پر ہیں تو دیکھنا یہ ہے کہ کیا وہ فوج کی کایا پلٹ پر زور دیں گے؟ وہ عام طور پر انٹرویوز اور پریس سے مجتنب رہتے ہیں۔ وہ فوج کی ہلکی ڈویژنز کو مزید مسلح کر رہے ہیں اور فوج کی بڑی اور بھاری ڈویژنز کا حجم گھٹا کر ان کی تنظیم نو کی جا رہی ہے۔ فوج کے باہر کے مبصرین ان کی اس فکر سے متفق نظر نہیں آتے۔

"شنسکی کا خیال ہے کہ ایک درمیانی بھاری فوج' بڑی فوج کو لاحق بہت سے مسائل کا شافی علاج ہے"۔ لیکن یہ درست نہیں۔ بلکہ یہ ایک غیر متعلقہ فکر ہے۔ ایک صاحب الرائے ماہر عسکریات ریٹائرڈ کرنل رابرٹ کلبرو نے کہا :

"یہ کوئی نیا خیال نہیں ہے۔ اب سے کوئی ۲۰ برس قبل اس وقت کے آرمی چیف جنرل ایڈورڈ بھی اسی قسم کے خیالات کے حامل تھے۔ ان کا خیال بھی یہی تھا کہ ایک نسبتاً ہلکی اور تیز رفتار فوج ہونی چاہئے جو دنیا میں کسی جگہ بھی بہت مختصر نوٹس پر کارروائی کر سکے"۔ مستقبل میں امریکہ جو عالمی پولیس (جسے کچھ لوگ عالمی غنڈہ بھی کہتے ہیں) کا کردار ادا کرنا چاہتا ہے اس کے لئے بھی یہ امر بہت ضروری ہے کہ پوری دنیا امریکہ کے نشانے پر ہو اور اس کی فوج کے لئے آسان ہدف ہو۔

امریکی ماہر عسکریات کلبرو کے نزدیک فوج کا حقیقی مسئلہ "بیوروکریسی کا بڑھتا ہوا استمرار" ہے۔

صدارت کے موجودہ امیدواروں میں سے محض جارج ڈبلیو بش نے فوج میں بنیادی تبدیلیوں کا عندیہ دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ فوج کو جنگ عظیم دوئم کے وقت کے ہتھیار بنانا بند کر دینے چاہئیں۔ انہیں ہائی ٹیک اور اگلی نسل کے ہتھیار بنانے ہوں گے۔

مندرجہ بالا تمام بحث میں ہمارے لئے جو نصیحتیں پوشیدہ ہیں ان میں سب سے پہلی تو "عملیت پسندی" ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ دنیا کی سب سے طاقت ور فوج بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھی' بلکہ مسلسل اس فکر میں ہے کہ "ہے خوب سے خوب تر کہاں" جبکہ ہم جن مباحث میں الجھے ہیں وہ سب فخر کی جھوٹی نفسیات سے گندھے ہیں' اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

دوسری اہم چیز "تقویت الایمان" ہے۔ اصلاً تو اسے سب پر اولیت حاصل ہے۔ پاک فوج کیلئے ایک مستقل ایسا نظام ہو جو پوری فوج میں اضافہ ایمان کیلئے ہر دم کوشاں رہتا ہو۔ سب کا ایمان اتنا مضبوط ہو۔ بقول اقبال ؎

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

ہمیں ایمانی لحاظ سے ایک فوقیت تو یہ ہے ہی کہ مومن کے لئے موت کوئی اجنبی چیز نہیں اور شہادت تو "مطلوب و مقصود" ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جس دل نے کبھی شہادت کی آرزو نہ کی وہ ایک قسم کے نفاق پر مرا۔

تیسری اور اہم چیز ہتھیار خود بنانا ہے۔ اپنے ٹینک' اپنے میزائل خود بنائیں۔ بڑی خوش آئند بات ہے کہ پاکستان اب اپنی آبدوز بھی بنانے لگے گا۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں کیمیائی ہتھیاروں کے تجربات بھی بڑے پیمانے پر شروع کر دینے چاہئیں۔ حیاتیاتی میزائل بھی بنانے چاہئیں۔

اصولی طور پر انسان کش ہتھیار بنانا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ لیکن یہ ہماری مجبوری ہے کہ وہ اسلحہ جمع رکھنا ہے جس کی فقط ہیبت سے کوئی حملے کا نہ سوچ سکے۔

ضرورت رشتہ

رفیق تنظیم اسلامی کی ۲۲ سالہ بیٹی' بی اے بی ایڈ' رہائشی واہ کینٹ اردو سپیکنگ کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ : معرفت اصغر صدیقی'
ٹی ایم مارگلہ ہلز پوسٹ آف منوں نگر۔ ضلع اٹک

☆ ☆ ☆

لڑکی' تعلیم انڈر میٹرک' عمر ۲۲ سال' ذات شیخ کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔

رابطہ : شیخ محمد نعیم ولد محمد تقی
مکان نمبر ۱۳۹' گلی نمبر ۴ مدنی کالونی
درس روڈ شالیمار لنک روڈ مغلپورہ
متصل کلیم ہسپتال۔ فون : ۶۸۱۴۰۲۶

قرضوں کی جنگ (7)

ترجمہ: ڈاکٹر محمد ایوب خان   ترتیب و تسوید: سردار اعوان

گولڈ سٹینڈرڈ کو واپسی

لنکن کے بعد بینکرز کی کوشش تھی کہ روپے کا اجراء پورے طور پر ان کے ہاتھ میں آجائے اور چاندی کی بجائے سونا اس کی بنیاد ہو۔ یہ اس لئے کہ چاندی امریکہ میں بہت تھی اور اس کا کنٹرول مشکل تھا، مگر سونا قلیل تھا اس لئے اس کی اجارہ داری آسان تھی۔ ۱۸۷۲ء میں بینک آف انگلینڈ نے ایک آدمی کو ایک لاکھ پونڈ دے کر بھیجا کہ کانگریس کے ارکان کو رشوت دے کر چاندی کی بجائے سونے کو معیار (سٹینڈرڈ) بنائیں۔ چنانچہ وہ بل پاس ہو گیا اور چند سالوں میں جرمنی، فرانس، اٹلی، سوئزرلینڈ وغیرہ میں بھی گولڈ سٹینڈرڈ تسلیم کر لیا گیا۔

امریکہ میں ۱۸۶۶ء میں ایک ارب ۸۰ کروڑ کے ڈالر سرکولیشن میں تھے۔ انہیں بتدریج کم کیا گیا حتیٰ کہ ۱۸۸۶ء میں ۴۰ کروڑ رہ گئے۔ روپے کی کمی سے بے روزگاری اور کساد بازاری پیدا ہوئی۔ قوموں کا تباہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کرنسی کی افراط کر دی جائے اور پھر اسے کم کر دیا جائے۔

۱۸۷۶ء میں مزدوروں کی ایک تہائی بے روزگار ہو گئی اور قوم میں مطالبہ شروع ہوا کہ گرین بیک اور چاندی کے سکے واپس لائے جائیں چنانچہ کانگریس نے ایک کمیشن بٹھایا جس نے یہ ہولناک رپورٹ پیش کی:

"یورپ میں تاریک زمانہ (Dark Ages) روپے کی کمی اور قیمتوں کے گرنے سے پیدا ہوا تھا۔ روپے کے بغیر تہذیب پیدا ہی نہیں ہو سکتی تھی۔ چنانچہ اس کی کمی سے وہ کمزور ہو کر بالآخر تباہ ہو گئی۔ سن عیسوی کے آغاز پر رومی سلطنت میں ایک ارب ۸۰ کروڑ دھات کے سکے تھے۔ پندرھویں صدی کے آخر میں ۲۰ کروڑ رہ گئے چنانچہ وہ سلطنت تاریکی میں ڈوب گئی"۔

اس رپورٹ کے باوجود کانگریس نے کچھ عمل نہ کیا۔ اگلے سال ملک میں فسادات شروع ہو گئے۔ بینکرز نے اپنا روپیہ سخت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ان کے سیکرٹری نے ممبران کو لکھا:

"ایسے بڑے بڑے اخبارات کی مدد کی جائے جو گرین بیک کی مخالفت کریں اور جو اخبار اس پر رضامند نہ ہو اس کی مدد روک لی جائے۔ ایسا نہ ہوا تو ہمارا انفرادی نفع کم ہو جائے گا۔ اپنے حلقے کے کانگرس مین کو بھی ملو اور اس کی مدد حاصل کرو"۔

لیکن اس کے باوجود فروری ۱۸۷۸ء میں کانگریس نے محدود تعداد میں چاندی کا ڈالر بنانے کی اجازت دے دی اور بینکوں نے بھی کچھ روپیہ ریلیز کر دیا چنانچہ حالات بہتر ہو گئے۔

۱۸۸۰ء میں جیمز گارفیلڈ (Games Garfield) صدر منتخب ہو گیا۔ وہ اس مسئلہ کو سمجھتا تھا۔ اس نے کہا:

"جو کوئی بھی کسی ملک میں روپے کی مقدار کو کنٹرول کرتا ہے۔ وہ تمام صنعت و تجارت کا مالک ہوتا ہے جب آپ کو معلوم ہو کہ کتنی آسانی سے سسٹم کنٹرول ہو سکتا ہے تو یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہتی کہ افراط زر اور کساد بازاری کیسے پیدا کرتے ہیں"۔

اس بیان کے چند ہفتے بعد ۲/ جولائی ۱۹۸۱ء کو صدر گارفیلڈ کو قتل کر دیا گیا۔

چاندی کی آزادی

۱۸۹۱ء میں منی چینجرز نے امریکن اکانومی پر قبضہ کرنے کی سکیم بنائی۔ ان کی انجمن نے سب بینکروں کو ایک خط لکھا جس میں واضح طور پر کہا کہ تین سال کے بعد سرد بازاری برپا کر دی جائے گی۔

"یکم ستمبر ۱۸۹۴ء کو ہم قرضے نہیں دیں گے بلکہ واپس طلب کریں گے پھر مسسیپی کے مغرب میں ہم دو تہائی کھیتوں پر اور مشرق میں ہزاروں کھیتوں پر قبضہ کر لیں گے۔ پھر زمیندار ہمارے مزارع بن جائیں گے جیسے انگلستان میں ہیں"۔

۱۸۹۶ء اور ۱۹۰۰ء میں ایک سینٹر برائن (Bryan) نے صدارت کا انتخاب لڑا اور اس نے گولڈ سٹینڈرڈ کی مخالفت کی مگر جیت نہ سکا۔

جزیرہ جیکل (JEKYLL ISLAND)

صدر ٹیڈی روز ویلٹ نے ۱۹۰۷ء میں نیشنل مانیٹری کمیشن بنایا۔

کمیشن کا چیئرمین سینٹر ایلڈرخ (Alderich) تھا جو مارگن کا حصہ دار تھا اور اس کی بیٹی کی شادی راک فیلر جونیئر سے ہوئی تھی۔ ان کے پانچ بیٹے تھے جو بڑے بڑے عہدوں پر پہنچے۔ قانون پاس ہونے کے بعد ایلڈرخ دو سال کے ٹور پر یورپ روانہ ہو گیا۔ اس کے لئے اسے تین لاکھ ڈالر دیئے گئے۔ اس کی واپسی پر نومبر ۱۹۱۰ء میں امریکہ کے سات امیر ترین شخص خاموشی سے جزیرہ جیکل میں جمع ہوئے۔ ان میں پال واربرگ (Paul Warbarg) بھی تھا جسے پانچ لاکھ ڈالر دیئے گئے تاکہ پرائیویٹ مرکزی بینک کے حق میں فضا پیدا کرے۔ ان میں ایک جیکب شف (Jacob Schiff) بھی تھا جو راتھ شیلڈ کے گرین ہاؤس کا حصہ دار تھا۔ (شف نے بعد میں زار روس کو مٹانے کے لئے دو کروڑ ڈالر خرچ کئے۔) راتھ شیلڈ وار برگ اور شف آپس میں شادی کے بندھنوں میں بندھے تھے۔

میٹنگ کو خفیہ رکھنے کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ وہ ایک دوسرے کو نام کے پہلے لفظ سے پکاریں گے تاکہ ملازموں کو بھی علم نہ ہو کہ یہ کون لوگ ہیں۔

اس صدی کے پہلے دس سالوں میں امریکہ میں بینکوں کی تعداد دوگنی ہو گئی جس میں صرف ۲۰ فیصد نیشنل بینک تھے اور ان کا سرمایہ ۵۷ فیصد تھا۔ ۷۰ فیصد کارپوریشنیں قرض لینے کی بجائے اپنے نفع پر چل رہی تھیں۔ بالفاظ دیگر امریکی صنعت منی چینجروں کے شکنجے سے آزاد ہو رہی تھی جس کا تدارک ضروری تھا۔ جس کے لئے یہ لوگ جمع ہوئے تھے انہیں معلوم تھا کہ اس کا تدارک ان کے لئے کوئی مشکل کام نہیں، مسئلہ صرف یہ تھا کہ نئے مرکزی بینک کا نام کیا ہو تاکہ اصل بات کی طرف لوگوں کا دھیان نہ جائے۔ ایلڈرخ کا خیال تھا کہ "بینک" کا لفظ بھی نام میں نہیں آنا چاہیے۔

چنانچہ انہوں نے بینک کی بجائے فیڈرل ریزرو کے نام سے ایک مرکزی ادارہ بنانے کا فیصلہ کیا جس کے مقاصد اور طریق کار ہو بہو وہی تھا جو سابقہ بینک آف یو ایس کا تھا۔ (جاری ہے)

3 روپے کا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں

پمفلٹ "دنیا پر قبضہ کرنے کی یہودی سازش"

اور

کتابچہ "سونے کے مالک"

جو ندائے خلافت میں (قرضوں کی جنگ) کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ تین روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر درج ذیل پتے سے مفت منگوائیں۔

لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد ایوب خان
8/294 توسیع کولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
فون: 6650120

مبارک فیصلہ مگر......

تحریر : محمد اقبال شیخ' کراچی

الحمدللہ عدالت عظمیٰ کے شریعت بنچ نے سود کو ہر شکل میں حرام قرار دے دیا ہے۔ یہ تمام دینی جماعتوں اور خصوصاً تنظیم اسلامی کا دیرینہ مطالبہ تھا۔ یہ مبارک فیصلہ مبارک اور بابرکت ماہ صیام میں آیا۔ واضح رہے کہ پاکستان کا قیام بھی ماہِ صیام میں آیا تھا۔

میری التجا یہ ہے کہ دین اسلام کا نفاذ فوری اور بیک وقت ہونا چاہئے قسطوں میں نہیں۔ دین اسلام کے تمام قوانین اور کل نظام باہم مربوط ہے۔ انفرادی قوانین کے نفاذ سے وہ نتائج حاصل نہیں کئے جاسکتے جو کہ کل نظام سے ممکن ہیں۔ اس سے قبل انفرادی قانون کے نفاذ کا عمل ناکام ہو چکا ہے۔ میری مراد "قصاص و دیت" کے قانون سے ہے۔ کیونکہ جو ماحول اور معاشرہ ان قوانین کے ذریعہ وجود میں آتا ہے' وہ انفرادی قوانین سے نہیں آسکتا۔ اس بات کو ایک مثال سے سمجھئے مثلاً :

بینکوں کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ بینک کے دو اہم شعبہ جات ہیں :

(۱) آمدنی

(۲) اخراجات

بنک کی آمدنی کا بڑا ذریعہ قرضہ دینا اور سود کے ساتھ واپسی ہے۔ "کمیشن" کے ذریعے سے بھی آمدنی ہوتی ہے۔

اخراجات' لیکن معمولی اخراجات' تنخواہیں' عمارت کا کرایہ' فون' بجلی کے بل' اسٹیشنری کا خرچ' ریپیرنگ و صفائی' ڈیپازٹس پر منافع کی ادائیگی اب یہ اخراجات ہر ماہ ہوتے ہیں۔ یہ Confirm اخراجات ہیں۔

اب آیئے آمدنی کی طرف۔ اگر بنک میں سود ختم کیا جاتا ہے تو نفع و نقصان میں شراکت کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) تاجر حضرات قرضہ سے کاروبار کریں اور منافع ظاہر کریں اور بنک کو آدھا منافع دیں۔

(۲) کاروبار میں نقصان ظاہر کریں اور بنک آدھا نقصان برداشت کرے۔

اب یہ جو ہمارا معاشرہ ہے اس میں بے ایمانی ہر طبقہ میں اتنی راسخ ہو گئی ہے کہ فی الوقت یہ امید رکھنا کہ ایمانداری سے کاروبار ہو گا اور ایمانداری سے منافع دیا جائے گا خام خیالی ہے۔ دوسرے بنک کے پاس وہ کون سے ذرائع ہوں گے جس سے تاجر کے حسابات کو چیک کر سکے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ بنک ہر تاجر کے ساتھ اپنا اسٹاف نتھی کر دے۔ اگر بالفرض یہ بھی کر دے تو تاجر حضرات اتنے ماہر ہیں کہ اسٹاف کو گھن چکر بنادیں یا مک مکا کرلیں۔

اگر قرآن حکیم پر حلف لینے کی پابندی عائد کردیں تو ہماری عدالتوں میں یہ سب ہو رہا ہے اور جھوٹے بیانات اور گواہوں کی بھرمار ہے۔ میں معاشرہ میں اکثریت کی بات کر رہا ہوں ورنہ خوف خدا رکھنے والے تاجر بھی موجود ہیں۔

انہی مسائل کی وجہ سے اسٹاک مارکیٹ میں "اسلامی سرمایہ کاری بینک" (Islamic Investment Bank) کے ۱۰ روپے والے Share کی ویلیو ۲ روپے کی ہے۔

میں یہ نہیں کہہ رہا کہ خدانخواستہ سود کے بغیر بنک نہیں چل سکتا۔ میری عرض صرف یہ ہے کہ دین اسلام کا مکمل نفاذ نہ ہو گا یعنی عدالتوں میں' دفاتر میں' حکومتی مشینری پر غرض کہ ہر شعبہ پر اسلامی قوانین کا اطلاق نہ ہو گا۔ جھوٹ' دھوکہ دہی' چوری قتل پر اسلامی قوانین کا نفاذ نہ ہو گا۔ ہر شہری کو روزگار' رہائش' علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرنے کا معاملہ میں اسلامی قوانین کا نفاذ نہ ہو گا تو اس کے اثرات معاشرے پر کیسے پڑیں گے۔

زمینداری نظام و سرمایہ داری نظام' تعلیمی نظام اور سب کے لئے یکساں مواقع دینے والے اسلامی قوانین کا نفاذ نہ ہو گا تو شاید یہ انفرادی قانون کامیاب نہ ہو سکے۔

پہلے زمین کو نرم کرنا ہے۔ بیج ڈالنا ہے۔ پانی دینا ہے۔ کیڑوں اور جانوروں سے حفاظت کرنا ہے اور اس کے ثمرات کو اوروں تک پہنچانا ہے' تب جا کر کامیابی ہو گی۔ اس کے لئے حکومت کو مکمل دین کا نفاذ کرنا ہو گا۔ ارشاد ربانی ہے :

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو دین اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔"

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ پولیس اپنا رویہ ٹھیک کرے تو حکومت کی ساکھ بہتر ہو سکتی ہے۔ (گورنر پنجاب)

✪ گورنر پنجاب کی عاجزانہ درخواست پر پولیس کے اعلیٰ حکام کو توجہ دینی چاہئے!

☆ پہلے مارشل لاء محض نالیاں صاف کراتے اور مچھر مارتے رہے۔ (پرویز مشرف)

✪ جبکہ ہم نے منتخب "آمریت" کے علاوہ نہریں بھی صاف کر دی ہیں۔

☆ سیاستدانوں کو ذلیل اور بدنام کیا جا رہا ہے۔ (اسفندیار ولی)

✪ پھر بھی ان کو شرم کب آئے گی۔

☆ افسوس آئین تیسری بار الیکشن لڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ (امریکی صدر بل کلنٹن)

✪ دنیا کے طاقتور ترین شخص کی بے بسی!

☆ وہ آنہیں سکتیں' یہ جا نہیں سکتیں (نثار کھوڑو)

✪ محترمہ بے نظیر اور محترمہ کلثوم نواز کی موجودہ صورتحال پر دلچسپ تبصرہ!

☆ میاں اظہر کی لاکھوں روپے کی مچھلی چوری ہو گئی۔ (ایک خبر)

✪ یہ غیر سیاسی چوروں کا کارنامہ لگتا ہے۔

☆ ثابت کر دیا ہے کہ عدالت کسی کی لونڈی نہیں۔ (سابق چیف جسٹس سعید الزماں صدیقی)

✪ یار لوگوں کو کیسے اعتبار آئے گا؟

☆ پی سی او کے ذریعے عدلیہ پر شب خون مارا گیا۔ (نواز شریف)

✪ حالانکہ ہم نے تو دن دیہاڑے' عدلیہ سے دو دو ہاتھ کئے تھے۔

فروغ دعوت کاایک اہم ذریعہ ــ انفاق فی سبیل اللہ

تحریر : حافظ محبوب احمد خان

دعوت دین کے فروغ میں انفاق فی سبیل اللہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ جہاں انسان کی روحانی واخلاقی ترقی کاضامن ہے وہاں ایک داعی کیلئے اس کی دعوت کے فروغ کاباعث بھی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ خود اعلیٰ درجہ کی صفات سے متصف ہے' ہر آن عطاو بخشش کرنے والاہے' وہ فیاض ہے' یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ تنگ اورپست اخلاق لوگوں سے محبت کرے۔ اسلئے داعی کا اس صفت سے متصف ہوناتوگویالازم وملزوم ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کے معانی

سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں کہ :

"مال کاخرچ خواہ اپنی ضروریات کی تکمیل میں ہو یا اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے میں یا اپنے اعزہ و اقارب کی خبرگیری میں یا محتاجوں کی اعانت میں یا رفاہِ عامہ کے کاموں میں یا اشاعت دین اور جہاد کے مقاصد میں بہرحال اگر وہ قانون الٰہی کے مطابق ہو اور خالص خدا کی رضا کے لئے ہو تو اس کاشمار اللہ کی راہ میں ہوگا"۔

انفاق فی سبیل اللہ کے درجات

انفاق فی سبیل اللہ کے دو درجے ہیں ایک قانونی اور دوسرا اخلاقی۔ قانونی انفاق تو زکوٰۃ' عشر اور صدقہ فطر پر مشتمل ہے جس کا ادا کرنا ہر صاحب نصاب پر واجب ہے اور اس کا وصول اور خرچ کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جہاں تک ((اِنَّ فِی الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّکَاۃِ)) یعنی اخلاقی انفاق کا تعلق ہے نہ اس کے لئے انسان کا صاحب نصاب ہونا شرط ہو اور نہ اس کے لئے کوئی مقررہ نصاب مقرر ہے۔ اس کو اسلام نے ہر انسان کی مرضی اور خوشی پر منحصر رکھا ہے اور اس بارے میں کوئی جبرواکراہ نہیں۔ اخلاقی انفاق کی تابناک مثالیں تاریخ اسلام کا روشن باب ہیں۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے نوسو اونٹ' ایک سو گھوڑے اور ایک ہزار دینار پیش کئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ۴۰ ہزار درہم لاحاضر کئے۔ مراد رسولؐ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کا بیشتر حصہ لاکر حضورؐ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پورا گھر خالی کر کے سب کچھ حاضر کر دیا۔ لیکن سب سے زیادہ ایثار اس غریب محنت کش انصاری کا تھا جس نے دن بھر پانی کھینچ کر چار سیر چھوہارے کمائے اور دو سیر چھوہارے اہل وعیال کے لئے رکھ کر باقی دو سیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیئے۔

انفاق فی سبیل اللہ کا محرک

انفاق فی سبیل اللہ کا محرک ایمان باللہ ہے۔ گویا یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا عملی مظہر ہے۔ جب ہمارا دل اس آیت کی تصدیق کردے "اسی نے غنی کیا اور یہ مال اسی کا عطا کیا ہوا ہے"۔ تو اللہ کی راہ میں اس کے لئے خرچ کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کا ہدف

انفاق فی سبیل اللہ کا اصل ہدف انسانیت کی فلاح و بہبود اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ اسلام ایک ایسے معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے جس کے افراد ان خوبیوں سے متصف ہوں جو انسان کی فطرت میں اللہ کی طرف سے ودیعت شدہ ہیں' جو ہر زمانے میں اور ہر معاشرے میں پسندیدہ رہی ہیں۔ سچائی' انصاف' پاس عہد' امانت' ہمدردی' رحم دلی' فیاضی اور فراخدلی کی ہر معاشرے میں قدر کی جاتی ہے۔ صبروتحمل' استقلال' بردباری' اولوالعزمی اور شجاعت ہمیشہ سے وہ اوصاف رہے ہیں جو داد کے مستحق سمجھے گئے ہیں' ضبط نفس' خودداری' شائستگی اور ملنساری کا شمار ہمیشہ سے اعلیٰ خوبیوں ہی میں ہوتا رہا ہے۔ ان صفات سے متصف اشخاص سے جو معاشرہ جنم لے گا وہ نظم و انضباط' باہمی تعاون وہمدردی' باہمی محبت' خیرخواہی اور اجتماعی انصاف پر مبنی ہوگا جو اسلام کا مقصود ہے۔ ان صفات میں نمایاں ترین صفت انسان کے دکھ درد میں کام آنا اور کسی شخص کی مشکل دور کرنے کے لئے مال خرچ کرنا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کے انسانی شخصیت پر اثرات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے :

((اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِنَ اللّٰہِ ' قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّۃِ' قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ' بَعِیْدٌ مِنَ النَّارِ' وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللّٰہِ' بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّۃِ' بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ' قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ' وَلَجَاھِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ))

"سخی شخص اللہ کے قریب ہے' جنت کے قریب ہے' لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے' اور بخیل اللہ سے دور ہے' جنت سے دور ہے' لوگوں سے دور ہے اور آگ کے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے"۔

دوسری طرف مال کی محبت انسان کے کردار واخلاق میں تبدیلیاں لاتی ہے اور اس کا عملی ظہور ان بری عادات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جو معاشرے میں ہمیشہ ناپسندیدہ سمجھی جاتی ہیں اور کبھی قابل تکریم نہیں رہیں۔ مال کی محبت سے مادہ پرستی' ظلم' جھوٹ' بخل' تنگ نظری' بدعہدی اور خیانت کا ظہور ہوتا ہے۔ ان اوصاف کے حامل افراد ہی معاشرے میں تفرقہ' انتشار' بدنظمی' بے ضابطگی' نااتفاقی' آپس کی بدخواہی' ظلم اور ناہمواری کا باعث بنتے ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ ۔ بندۂ مومن کی صفت

سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۷۷ اس حوالے سے سب سے نمایاں اہمیت کی حامل ہے جہاں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اصل نیکی یہ ہے کہ رشتہ دار' یتیم' مساکین' مسافر' سوال کرنے والے اور مقروض کی مدد کی جائے۔ گویا ایک شخص عابد' زاہد تو ہوسکتا ہے لیکن اگر کسی کو مشکل میں دیکھ کر اس کا ہاتھ جیب کی طرف نہیں جاتا تو وہ سب کچھ ہوگا' لیکن نیک نہیں ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آدمی میں نہایت بدترین دو خصلتیں ہیں انتہائی بخیلی اور انتہائی بزدلی"۔

ایک دوسری حدیث مبارکہ میں تو اس بات کو ناممکن قرار دیا گیا ہے کہ مومن ہو اور اس میں یہ دو خصلتیں جمع ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تنگی اور آسانی ہر حال میں ہمیں اپنا مال اور جان لگا کر ایمان کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ سورۃ الحجرات کی آیت ۱۵ میں مومن کی جامع ومانع صفات تعریف آئی ہے اس میں جان اور مال کھپا دینے ہی کو حقیقی ایمان کا معیار قرار دیا گیا ہے۔

انتقال پُرملال

معتمد تنظیم اسلامی کراچی ضلع جنوبی محترم جناب سید واجد علی رضوی صاحب کی خوش دامن اور حلقہ سندھ سے وابستہ منفرد رفیق جناب محمد فہیم صاحب کے خالہ زاد بھائی کا انتقال ہوگیا ہے۔ قارئین ندائے خلافت سے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

حلقہ سرحد میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

حلقہ سرحد میں رمضان المبارک کے دوران دفتر تنظیم اسلامی پشاور میں نماز تراویح کے ساتھ مباحث قرآن کا خلاصہ بیان ہوتا۔ پروگرام ۷ بجے سے ساڑھے دس بجے تک جاری رہتا۔ اُسرہ اوچ میں مولانا غلام اللہ خان روزانہ ۲ گھنٹے دن کے اوقات میں پشتو میں ترجمہ قرآن کرواتے۔ رفقاء و احباب کی اوسطاً حاضری ۵۰ رہی۔ اُسرہ خویشگی کے رفیق خضر حیات روزانہ تقریباً ۱ گھنٹہ بعد نماز ظہر ترجمہ قرآن بیان کرتے رہے۔

اُسرہ ہاتھیان کے رفیق مولوی فضل اللہ نے روزانہ بعد نماز فجر ترجمہ قرآن کروایا۔

ذیلی حلقہ سرحد وسطی میں قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے امیر محترم کے مختلف ویڈیو کیسٹ کے پروگرام منعقد کئے گئے۔

اُسرہ بدرشی کے نقیب فضل حکیم نے ۳ مساجد میں درس قرآن کے علاوہ تجوید کے پروگرام منعقد کئے۔

اُسرہ خویشگی کے رفیق ساوید احمد خان نے روزانہ بعد نماز فجر درس حدیث دیا۔ (رپورٹ : میجر (ر) فتح محمد)

کراچی میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

● تنظیم اسلامی کراچی ضلع وسطی نمبر ۲ میں ترجمہ قرآن کے فرائض محترم اعجاز لطیف نے انجام دیئے اور قرآن حکیم سنانے کی سعادت نوجوان حافظ و قاری محمد عرفان نے حاصل کی۔ ۶ دسمبر کو تعارف قرآن کے پروگرام میں امیر محترم نے خطاب فرمایا۔ تقریباً ۳۰۰ حضرات اور ۱۵۰ خواتین نے شرکت کی۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں میں اوسط حاضری تقریباً ۱۰۰ حضرات اور ۵۰ خواتین پر مشتمل رہی۔ ۲۷ ستمبر کو کتب و کیسٹ تقسیم کی گئیں اور جمعہ اور اتوار کو مکتبہ بھی لگایا گیا۔ (رپورٹ : نوید احمد)

اُسرہ یونیورسٹی پشاور کا دعوتی پروگرام

تنظیم اسلامی پشاور کے اسرہ یونیورسٹی کے زیر اہتمام ۲۳ دسمبر ۹۹ء ایک دعوتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پروگرام مدینہ مسجد یونیورسٹی کیمپس میں بعد نماز ظہر تا بعد نماز مغرب ہوا۔ مدینہ مسجد میں گذشتہ سال شعبان میں منتخب نصاب کا ہفتہ وار مطالعہ شروع کیا گیا تھا۔ ہفتہ وار مطالعہ قرآن کی یہ ذمہ داری ۱۳ ماہ نقیب اسرہ یونیورسٹی انجینئر طارق خورشید نے بحمد اللہ بخوبی نبھائی۔ دسمبر اور عید کی چھٹیوں سے پہلے یہ دعوتی پروگرام طے کیا گیا تھا۔ اس کی تشہیر کے لئے ذاتی رابطے کے علاوہ پچاس عدد اشتہار خوبصورت پینافلیکس سے یونیورسٹی میں مختلف مقامات پر لگائے گئے تھے۔ تنظیم اسلامی پشاور کے رفقاء نماز ظہر کے وقت مدینہ مسجد پہنچ گئے۔ انجینئر طارق خورشید نے سامعین کو پروگرام کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور فضائل اعمال میں سے رمضان اور قرآن کے فضائل پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں انجینئر یوسف علی نے "رمضان، قرآن اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان سے مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے قرآن و حدیث کے حوالے سے ثابت کیا کہ رمضان و قرآن لازم و ملزوم ہیں اور بندگی، دعوت بندگی اور نظام بندگی کی ذمہ داریاں ہر مسلمان پر عائد ہوتی ہیں۔ انہوں نے حاضرین کے مختلف سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی کی دعوت کے عنوان سے مذاکرہ ہوا۔ بعد نماز عصر انجینئر طارق خورشید نے وائٹ بورڈ کی مدد سے "موجودہ حالات میں انقلاب اور سیرت محمدی ﷺ" کے عنوان سے ایک گھنٹہ سیر حاصل گفتگو کی اور حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ حاضرین کی اکثریت تدریس کے اس طریقے سے متاثر ہوئی۔ حاضرین کے لئے افطاری کا اہتمام تنظیم اسلامی پشاور کی طرف سے کیا گیا تھا۔ یہ ذمہ داری حاجی خدا بخش نے بڑی خوبی سے نبھائی۔ کل ۵۵ سامعین نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ ۱۴ طلباء نے خط و کتابت کورس ۲ نے عربی گرامر اور ۱۰ طلباء نے ترجمہ قرآن فارم حاصل کئے۔ مجموعی طور پر تنظیم اسلامی اور امیر محترم کا نام تقریباً ۵ برس بعد دوبارہ یونیورسٹی کیمپس میں زبان زد خاص و عام ہوا۔ اللہ تعالیٰ دین کی اقامت کے لئے کی جانے والی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین (رپورٹ : محمد عمران)

قرآن ہال سرگودھا میں دورۂ ترجمہ قرآن

قرآن ہال سرگودھا میں حسب سابق رمضان المبارک میں نماز تراویح کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ مدرس کی سعادت محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے حاصل کی جب کہ ان کے فرزند نے نماز تراویح پڑھائی اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن کے چھوٹے بھائی حافظ عزیزالرحمان نے سامع کے فرائض ادا کئے۔ شعبان کے آخری ہفتہ میں ۳ دسمبر بروز جمعۃ المبارک نماز مغرب سے عشاء "تعارف قرآن" کا دعوتی پروگرام منعقد کیا گیا جس میں دو موضوعات "عظمت قرآن" اور "عظمت رمضان" تھے۔ حاضری تقریباً ایک سو تک تھی۔ رمضان المبارک میں دورۂ ترجمہ قرآن میں اوائل ایام میں حاضری ۷۰ تک اور پھر اس کے بعد کے دنوں میں حاضری ۴۰ رہی۔ (رپورٹ : اللہ بخش)

اسرہ ملک پورہ ایبٹ آباد کا دعوتی پروگرام

اُسرہ ملک پورہ ایبٹ آباد کا دعوتی پروگرام یکم تا ۳۰ رمضان المبارک جاری رہا جو کہ امیر محترم کی ویڈیو کیسٹ کے ذریعے ہوا۔ جس میں امسال حلقہ کی ہدایات کے مطابق دورۂ ترجمۃ القرآن کے بجائے منتخب نصاب کے دروس دکھائے گئے۔ یہ پروگرام روزانہ بعد از نماز تراویح شروع ہوتا اور ایک گھنٹہ جاری رہتا تھا۔ ان دروس میں کافی تعداد میں منتخب نصاب کا حصہ اول اور دوم مکمل کیا گیا۔ علاوہ ازیں ماہ مبارک کے آخری عشرہ میں علاقے کی مساجد میں سے بھی روزانہ ایک مسجد میں بعد از نماز عصر درس قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ نئے رفیق تنظیم جناب ذوالفقار احمد میر صاحب نے یہ ذمہ داری ادا کی۔ انہوں نے سورۃ العصر اور فرائض دینی کے جامع تصور کو بڑے مدلل اور موثر انداز میں لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ ان دروس میں اس بات پر خصوصاً زور دیا گیا کہ اسلام ایک مکمل دین اور ضابطہ حیات ہے اور مسلمانوں پر بندگی، دعوت بندگی اور نظام بندگی کے فرائض عائد کرتا ہے۔ اور حدیث مبارکہ "پہنچادو چاہے ایک آیت ہی ہو" کی روشنی میں تمام مسلمانوں پر یہ حجت قائم ہے کہ وہ دین پر خود کاربند ہو کر اسے دوسروں تک پہنچائیں اور اسے بالفعل نافذ کرنے کے لئے اپنا تن، من اور دھن لٹا دیں۔ حاضرین نے ان دروس میں گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے غیر رمضان میں بھی انہیں جاری رکھنے کی تجویز دی۔ ان دروس کے دوران حاضرین کو تنظیم کی فکر کے متعلق لٹریچر اور معلومات بھی فراہم کی گئیں اور ان کو تنظیم میں شمولیت اور رکنیت معاونت اختیار کرنے کی دعوت دی گئی، جس کا بعض احباب نے مثبت رد عمل ظاہر کیا اور تنظیم میں شمولیت / معاونت کی یقین دہانی کروائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول و منظور فرماتے ہوئے ہمیں دین پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (رپورٹ : بصیر احمد)

نیویارک میں دورۂ ترجمہ قرآن

ڈاکٹر طاہر خاکوانی نیویارک میں دورۂ ترجمہ قرآن کے لئے ۲ دسمبر ۹۹ء کو پاکستان سے امریکہ پہنچے۔ رمضان المبارک میں مسلم سنٹر نیویارک میں دوران تراویح باقاعدگی سے دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام بزبان اردو منعقد ہوتا رہا۔ شرکاء کی اوسط حاضری ۵۰ مرد اور ۱۰ خواتین پر مشتمل رہی۔ ویک اینڈ پر یہ حاضری ۷۰ افراد اور ۲۰ خواتین تک جا پہنچتی جبکہ آخری عشرے میں اوسط حاضری ۱۰۰ سے ۱۵۰ افراد پر مشتمل ہوتی۔ سامعین میں زیادہ تر نوجوان طبقہ شامل تھا۔ عموماً یہ پروگرام رات آٹھ بجے شروع ہو کر ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہتا جبکہ ویک اینڈ کی راتوں میں یہ پروگرام دو بجے اختتام پذیر ہوتا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کا یہ پروگرام ۲۹ رمضان المبارک کو ختم ہوا۔ لوگوں نے ڈاکٹر خاکوانی کے منفرد انداز بیان کو بہت پسند کیا۔ (رپورٹ : ظفر خان)

سرگزشت رمضان المبارک کی ایک شب کی

رمضان المبارک نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ اس مبارک مہینے کے دوران لوگ قرآن حکیم سے تجدید تعلق کرتے ہیں۔ اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ انفرادی سطح پر قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرتے ہیں۔ اس کے ہر حرف پر دس نیکیاں تو عام دنوں میں ملتی ہیں۔ رمضان المبارک میں یہ نیکیاں "اضعف مضاعف" ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا کچھ لوگ اس نیت سے ناظرہ تلاوت پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اس سے آگے بڑھ کر ترجمہ و تفسیر کا بھی مطالعہ کرلیتے ہیں۔ ان میں کچھ وہ ہوتے ہیں جن کا مطمع نظر علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ نمازِ تراویح میں قرآن کی سماعت سے کتنی کے لوگ ہوتے ہوں گے جو محروم رہ جاتے ہیں نماز تراویح کی بھی ادائیگی کے مختلف طریقے ہیں۔ سہ روزہ' پنج روزہ' دس روزہ اور پندرہ روزہ تراویح یا پھر عام تراویح جو پورے مہینے جاری رہتی ہے۔ لوگ اپنی ہمت کے مطابق ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ البتہ نماز تراویح کا ایک منفرد طریقہ اور ہے جو دورۂ ترجمہ قرآن کے ساتھ ہوتا ہے۔ بوجوہ راقم اس طریقہ سے استفادہ کرنے سے محروم رہا۔ تاہم محلے کی مسجد میں نماز تراویح کے دوران ختم قرآن کے بعد جو تیئسویں شب ہوا راقم نے پروگرام بنایا کہ رمضان کی بقیہ راتوں میں کسی دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام میں شریک ہوا جائے لہٰذا کسی نہ کسی طرح یاسین آباد پہنچا جہاں تنظیم اسلامی کراچی وسطی کے تحت پروگرام میں محترم اعجاز لطیف صاحب مترجم کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ وہاں پہنچتے ہی محترم نجم الحسن صاحب سے ملاقات ہو گئی جن کا پروگرام یہ تھا کہ آج کی شب یاسین آباد سمیت خواتین کلب اور قرآن اکیڈمی کے پروگراموں میں شرکت کی جائے۔ انہوں نے جب یہ ارادہ ظاہر کیا تو راقم نے سوچا کہ کیوں نہ ان تینوں پروگراموں میں شرکت کی جائے لہٰذا ہمرکابی کا عندیہ دے دیا۔ اعجاز لطیف صاحب نے سورۂ "ق" سے سورۂ قمر تک کا ترجمہ و توضیح پیش کی جس کے بعد چار رکعت نماز تراویح ادا کی گئی۔ ترجمہ میں بے ساختگی کا انداز' شرکاء کو گاہے گاہے دعوتِ فکر اور چہرے کے تاثرات کے حوالے سے مجھے محترم اعجاز لطیف صاحب نے خاصا متاثر کیا۔ "اللہ کرے زورِ بیاں اور زیادہ"۔ ترجمہ میں ان کے اپنے بیان سے زیادہ قرآن و حدیث کے حوالوں سے ان کے اسلوب کو انفرادیت کا حامل بنا دیا ہے۔ چار رکعت نماز کی ادائیگی کے بعد ہم خواتین کلب پہنچے جہاں ہمارے سب سے سینئر مترجم انجینئر نوید احمد صاحب سورۃ الحجرات کا ترجمہ پیش کر رہے تھے۔ جب انہوں نے سورۂ "ق" شروع کیا تو ہم قرآن اکیڈمی روانہ ہوئے۔ چائے کی شدید طلب محسوس ہو رہی تھی تاہم کہیں رکنے کا موقع نہ تھا۔ وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ شکر خورے کو شکر دے ہی دیتا ہے تو ہوا یہ کہ جب ہم قرآن اکیڈمی پہنچے تو وہاں چائے کا وقفہ تھا۔ محترم عبداللطیف عقیلی صاحب نے چائے کے ساتھ بسکٹوں سے ہماری تواضع کی۔ یہاں محترم زین العابدین صاحب مترجم کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ موصوف گو ایک تاجر ہیں۔ گارمنٹس کی تجارت میں ان کی مہارت کی تو لوگ بھی داد دیتے ہیں' لیکن ان کی انفرادیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ ادب' خصوصاً شعری ادب کا ذوق رکھتے ہیں۔ میں نے ازراہ مذاق ان سے کہا کہ آپ لوگوں کو خوب اشعار سنا رہے ہوں گے حسب عادت بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا جی ہاں! منظوم ترجمہ کر رہا ہوں۔ وقفے کے بعد انہوں نے سورۂ محمد پر اپنا بیان شروع کیا۔ اب ہم واپس یاسین آباد لوٹے جہاں اعجاز لطیف صاحب سورۂ واقعہ کا ترجمہ پیش کر رہے تھے۔ بعدازاں بقیہ نماز کی ادائیگی کے بعد راقم نجم الحسن صاحب کی دعوت پر ان کے دولت کدہ شب بسری کے لئے روانہ ہوا کیونکہ اتنی رات گئے گھر واپس آنا ممکن نہ تھا۔ ایک ہی شب میں فکر آخرت کے علاوہ ملت کے شیرازہ کو درہم برہم کرنے والی اخلاقی برائیاں اور ایک عالمی معاشرے کی مرد و زن اور شعرو قبائل پر مبنی تقسیم اور شرف انسانیت کی بنیاد تقویٰ' مسلم و مومن کا فرق' اللہ کے عہد سے الٹے پھرنے پر زمین پر فساد اور ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کی باتوں سمیت اللہ تعالیٰ کی کتاب میں درج مختلف احکام سے واقفیت ہوئی اور قاری صاحب کی حسن قراءت جو ترتیل پر مبنی تھی' ان سے استفادہ کا موقع ملا۔

(رپورٹ : محمد سمیع)

[illegible]

حلقہ پنجاب وسطی کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کے کئی پروگرام ہوئے۔ جھنگ میں مسجد خواجہ عبداللہ صاحب میں تراویح کے بعد ۸:۳۰ بجے سے رات ساڑھے گیارہ بجے تک روزانہ نشست منعقد ہوتی رہی جس میں قرآن پاک کا مکمل ترجمہ بیان کیا گیا۔ آغاز میں حاضری ۵۰۔ ۶۰ افراد کی تھی مگر جلد ہی حاضری ۱۰۰ افراد تک پہنچ گئی۔ رمضان المبارک سے قبل دعوتی کارڈ' ہینڈ بل اور دیگر تعارفی مطبوعہ مواد تقسیم کیا گیا تھا۔ ستائیسویں شب سے قبل مزید ایک تعارفی کتابچہ بعنوان "رمضان المبارک کی مبارک راتوں میں ترجمۃ القرآن کے آخری تین دن" کے عنوان سے شائع کیا گیا۔

حاضرین میں اکثریت جدید تعلیم یافتہ حضرات کی تھی ان میں پروفیسرز' سرکاری ملازمین' اساتذہ' سینئر طلبہ اور دیگر دلچسپی والے حضرات کے علاوہ تاجر اور کاروباری حضرات کی کثیر تعداد نے بھی اس پروگرام سے فائدہ اٹھایا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ترجمۃ القرآن کے تین پروگرام ہوئے۔ الہدیٰ لائبریری تالاب بازار ٹوبہ اور سرہند کالونی ٹوبہ میں بذریعہ ویڈیو کیسٹ جبکہ گورنمنٹ کالج ٹوبہ کی مسجد میں نماز ظہر کے بعد پروفیسرز اور سینئر طلبہ کے لئے آڈیو کیسٹ کے ذریعے باقاعدگی سے پروگرام منعقد ہوتا رہا۔

لیہ میں پہلی دفعہ پروگرام منعقد ہوا۔ رفیق تنظیم جناب چوہدری صادق علی صاحب نماز فجر کے بعد مطالعہ قرآن کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔ (رپورٹ : مختار حسین فاروقی)

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کے استقبال رمضان کے پروگرام

رمضان المبارک کی فضیلت و برکات کو پھیلانے اور اس کا شایان شان استقبال کرنے کے لئے تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کے تحت ۹ مقامات پر اجتماعات منعقد ہوئے۔ جن میں صیام و قیام رمضان المبارک' روزہ کے احکام و مسائل' قرآن اور روزہ کا باہمی تعلق' روزہ اور دعا کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔ یہ پروگرام مختلف اسروں کے تحت درج ذیل مقامات پر ہوئے :

☆ أسره نمبر ا' ۲ اور ۷

بمقام : قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن

حاضری : تقریباً ۲۵۰ خواتین

☆ أسره نمبر ۳

بمقام : سیکٹر اے ون ٹاؤن شپ

حاضری : تقریباً ۸۰ خواتین

☆ أسره نمبر ۵

برمکان : فیاض حکیم صاحب' چوبرجی

حاضری : تقریباً ۱۵۰ خواتین

☆ أسره نمبر ۶

بمقام : مرکزی دفتر گڑھی شاہو

حاضری : تقریباً ۱۲۵ خواتین

☆ أسره نمبر ۸

برمکان : محمد بشیر انصاری صاحب' علامہ اقبال ٹاؤن

حاضری : تقریباً ۴۰ خواتین

☆ أسره نمبر ۹

برمکان : اقبال حسین صاحب' مصطفیٰ آباد

حاضری : تقریباً ۵۰ خواتین

☆ أسره نمبر ۱۲

برمکان : ثمینہ شاہد صاحبہ' جوہر ٹاؤن

حاضری : تقریباً ۳۰ سے ۴۰ خواتین

☆ أسره نمبر ۱۳

برمکان : ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ صاحب' شادباغ

حاضری : تقریباً ۵۰ خواتین

☆ أسره نمبر ۱۷

بمقام : مدرسہ تعلیم القرآن للبنات' برکت ٹاؤن

حاضری : تقریباً ۵۰ خواتین

رمضان المبارک کے دوران ہماری چار رفیقات نے مختلف مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت حاصل کی نیز ایک رفیقہ نے جو حافظہ قرآن مجید ہیں' اپنے گھر پر نماز تراویح بھی پڑھائی۔ اس کے علاوہ لاہور میں جہاں جہاں بھی دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام ہوئے ان میں بھی رفیقات کی بھرپور شمولیت رہی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی و جہد کو قبول فرمائے۔ (آمین)

Vol:9 Regd. CPL No . 127 No.5

WEEKLY NIDA-I-KHILAFAT LAHORE

بقیہ : بیان پریس کانفرنس

تیار ہوں گے —— اور اگر یہ صورت منظور نہ ہو تو پھر ہم یہ قرضے صرف اپنی سہولت کے مطابق ادا کریں گے! —— ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے ذریعے دنیا پر مسلط ہونے کی کوشش کرنے والے اس "نئے عالمی مالیاتی استعمار" سے بایں طور پر چھٹکارا حاصل کر کے ہی ہم ان تمام "احکام" پر عمل کرنے سے انکار کی جرأت کر سکتے ہیں جو امریکہ کے نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ کے ذریعے نئے عالمی مالیاتی استعمار کے سرخیل امریکہ بہادر کی جانب سے صادر ہوئے ہیں جن میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے علاوہ جہادی تنظیموں پر پابندی اور "جملہ عوام کے مساوی حقوق" کے پردے میں قانون توہین رسالت (ﷺ) اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے فیصلوں کی بساط لپیٹنے کے مطالبات شامل ہیں!

آخر میں ہم موجودہ حکومت کو متنبہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے وجود میں آنے کا عمل اور اس کا ماضی نہ صرف پوری موجودہ دنیا بلکہ پوری انسانی تاریخ میں بالکل منفرد (UNIQUE) حیثیت کا حامل ہے —— موجودہ حکومت میں شامل سیکولر عناصر کے طرز عمل سے پاکستان کے اس مخصوص پس منظر سے بے اعتنائی کا اظہار ہو رہا ہے —— انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ قدرت ماضی میں بھی ایسے عناصر کو عبرتناک سزائیں دیتی رہی ہے —— اور آئندہ بھی اگر کسی نے اس "سلطنت خداداد" کی وجہ جواز (RAISON DE ETRE) کو نظر انداز اور اس کے نصب العین کو خیرباد کہا تو اس کا حشر بھی مختلف نہیں ہو گا۔

عوامی مسائل پر قلم اٹھائیں

قارئین ندائے خلافت و رفقاء تنظیم اسلامی سے گزارش ہے کہ ان کے ارد گرد معاشرے میں جو ناانصافیاں ہو رہی ہیں جن پر ان کا دل کڑھتا ہے یا انہوں نے کوئی ایسا غیر معمولی واقعہ دیکھا ہو کہ اس بے حسی اور خود غرضی کے زمانے میں کسی نے ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز اٹھائی ہو، کسی کی مدد کی ہو۔ ان سب کو واقعے کی صورت میں "میں نے دیکھا" کے عنوان کے تحت لکھ کر بھیجیں ہم مناسب لفظی اصلاح کے ساتھ ندائے خلافت میں شائع کریں گے۔ (ادارہ)

بقیہ : عالم اسلام

جگہ نہ لگ جائے گی یہ زندگی ہم پر بوجھ ہے۔ اے نوجوانانِ اسلام بے غیرتی کی زندگی کی تہمت کب تک اپنی گردنوں پر اٹھائے پھرو گے؟ اب اٹھ پڑو! ایمان و عزیمت کے ایک نئے سفر کا آغاز کرو، جس کی ابتداء بابری مسجد کی واگزاری سے اور انتہا بیت المقدس کی واپسی اور قرطبہ کی آزادی سے ہو۔

④ مقبوضہ مسلم خطوں کی آزادی

شریعت کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ جو جگہ مسلمانوں کے زیر نگیں ہو پھر کفر اس پر تسلط جما لے تو اس کے ایک ایک انچ کو چھڑانا مسلمانوں پر فرض ہے۔ تعجب ہے کہ گندی مٹی سے بنائے گئے ننگے بتوں کو پوجنے والا اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھتا ہے جبکہ اس کی جھولی میں سوائے رسوائی کے دھبوں اور شکست کے داغوں کے کچھ نہیں۔ اور ہم اتنی درخشاں تاریخ اور شاندار ماضی رکھتے ہوئے اکھنڈ پاکستان کے مشن سے لاتعلق ہیں۔ کیا پہلے راس کماری سے خیبر تک اور مالابار کے ساحل سے ہمالیہ کے پہاڑوں تک سارے کا سارا خطہ مسلمانوں کا نہ تھا۔ اگر مغلیہ سلطنت کے پرچم تلے ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی جگہ رہی ہے اور اس میں سے ایک چپہ بھی ہندو کے قبضے میں ہے تو ہماری ذمہ داری پوری نہ ہو گی اور اس کی فکر نہ کرنے پر روز قیامت ہماری پوچھ اور پکڑ ہو گی۔ ان خطوں کی آزادی نئی صدی کا بہت بڑا چیلنج ہے۔

لہٰذا برادرانِ اسلام! نئی صدی بہت سے چیلنج اپنے دامن میں لے کے آئی ہے۔ ان سے نمٹنے کی ایک ہی صورت ہے وہ یہ کہ ہم تقویٰ و طہارت کے ذریعے اپنے ظاہر و باطن کی گندگیاں دور کر لیں اور جہاد و قتال کے مبارک و مقدس راستے پر گامزن ہو جائیں۔

(بشکریہ : ضربِ مومن' ۱۴ تا ۲۰ جنوری ۲۰۰۰ء)

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

نعتِ رسول مقبول ﷺ

—— شیخ الحدیث حضرت سبحان محمود مدظلہ ——

پوری کرے اللہ تمنائے مدینہ
دیکھوں جو درِ دولتِ آقائے مدینہ

میخانۂ ایماں میں مجھے ہوش نہ آئے
جب سامنے ہو ساغر و مینائے مدینہ

ہے قافلہ اُمیدوں کا اے پاس خبردار
وہ سامنے ہے گنبدِ خضرائے مدینہ

تسکینِ شہی ہیچ ہے چشمِ فقراء میں
نفعِ دو جہاں بخش ہے سودائے مدینہ

محمود ہیں گُل میری نظر میں خلش انگیز
ہیں خارِ مدینہ مجھے گلہائے مدینہ